جماعت احمدیہ مخلصین کی ایسی جماعت ہے جس کا قدم آگے ہی آگے بڑھتا ہے

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۴؍مئی ۱۹۷۶ء بمقام مسجد اقصیٰ ربوہ)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا:-

جماعت احمدیہ مبائعینِ خلافت کا مالی سال یکم مئی کو ختم ہوتا ہے لیکن چونکہ بہت سے مُخلصینِ جماعت کو اُن کی تنخواہیں، گذارے یا دوسری آمدنیاں جن کا تعلق اپریل سے ہوتا ہے، مئی کے شروع میں ملتی ہیں۔ اس لئے ہماری روایت یہ ہے کہ جہاں تک اخراجات کا سوال ہے ۳۰؍اپریل کو مالی سال ختم ہو جاتا ہے لیکن جہاں تک آمد کا سوال ہے مئی کے کچھ دن رکھے جاتے ہیں جن میں پچھلے سال کی آمد آتی رہتی ہے اور پچھلے سال کے حساب میں پڑتی رہتی ہے اس طرح پر آمد کا سال عملاً ۱۰؍مئی کو ختم ہوتا ہے اور جو رقمیں ۱۰؍مئی تک آتی ہیں اُن کا تعلق سال گذشتہ کے چندوں سے ہوتا ہے۔

کچھ عرصہ ہوا غالباً ڈیڑھ دو ماہ پہلے کی بات ہے کہ بجٹ کے پورا ہونے میں خاصی کمی تھی۔ اُس وقت میں نے جماعت کو اس طرف توجہ دلائی تھی اور یہ بھی بتایا تھا کہ ناظر صاحب بیت المال آمد، جماعت کو ایک اور نگاہ سے دیکھتے ہیں اور خلیفۂ وقت کی نگاہ کچھ اور دیکھ رہی ہوتی ہے۔ مَیں نے بتایا تھا کہ اس سلسلہ میں مجھے فکر اور تشویش نہیں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ قدسیہ کے نتیجہ میں (جس کا پھیلاؤ قیامت تک ہے) مہدی کے ذریعہ مخلصین کی ایک ایسی جماعت پیدا ہو چکی ہے جن کا قدم آگے ہی بڑھتا ہے کبھی

ایک جگہ ٹھہرتا نہیں پیچھے ہٹنے کا تو سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔

غرض ۱۰؍مئی کو آمد والے حساب میں کھاتے بند ہوئے تو ہمیں پتہ لگا کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں یعنی مالی سال برائے ۷۵۔۱۹۷۴ء کا جو بجٹ تھا اس کے مقابلہ میں قریباً ۲۰ فیصد سے بھی زیادہ آمدنی ہوئی ہے یہ ہے مُخلصین کی جماعت جو خدا تعالیٰ کی راہ میں اخلاص اور محبت کے ساتھ اور اس کی رضا کے حصول کے لئے اس میدان میں بھی اموال کی قربانی دے رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کو قبول بھی کر رہا ہے کیونکہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے جو لوگ مالی قربانیاں دے رہے ہیں وہ نسبت کے لحاظ سے اگرچہ پہلے سال سے ۲۰ فیصد سے بھی زیادہ مالی قربانی دینے والے ہیں لیکن جو مالی سال گزرا اور دوستوں نے مالی قربانی دی تو اُن کی اس مالی قربانی کی قبولیت کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل ہر پہلو سے جو ظاہر ہوئے، وہ ۲۰ فیصد نہیں بلکہ اُن کی زیادتی کا کوئی شمار نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے (دُنیا کی نگاہ میں اس دھتکاری ہوئی لیکن) خدا کی نگاہ میں مقبول جماعت کی کوششوں میں اپنے فضل سے اتنی برکت رکھ دی کہ چاروں طرف ہمیں خدا کی رحمتوں کی بارشیں نازل ہوتی نظر آ رہی ہیں۔ دُنیا کے کونے کونے میں خدا تعالیٰ کے فضل موسلا دھار بارش کی طرح نازل ہوتے رہے اور یہ فضل بذاتِ خود ایک زبردست دلیل ہیں مہدی علیہ السلام کی صداقت کی اور جماعتِ احمدیہ کے مقبول عمل کی کہ کوئی دیندار جماعت اس کا انکار نہیں کر سکتی۔ ایک مادی فضل اور رحمت اس مادی قربانی کے مقابلہ میں تو ہمیں یہ نظر آئی کہ جو پچھلے مالی سال کے شروع میں مَیں نے گوٹن برگ (سویڈن) میں جس مسجد کی بنیاد رکھی تھی اُس پر قریباً ۲۰، ۲۵ لاکھ روپے خرچ کا اندازہ ہے وہ ایک سال کے اندر قریباً مکمل ہوگئی ہے۔ اس کی بلڈنگ کی ۱۵؍اپریل کی جو تصاویر میرے پاس پہنچی ہیں اور اس کے ساتھ جو رپورٹ آئی ہے وہ یہ بتاتی ہے کہ چھتیں قریباً پڑ چکی ہیں اور خدا کے فضل سے یہ کام بڑی جلدی ختم ہونے والا ہے۔

کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ آپ نے مثال دی اُن جماعت ہائے احمدیہ کی مقبول قربانیوں کی جو پاکستان سے باہر رہنے والے ہیں اور بات کر رہے تھے آپ پاکستان کی جماعت ہائے احمدیہ کی، تو اس کا جواب یہ ہے کہ جس طرح پاکستان کے احمدیوں نے اللہ تعالیٰ

کی راہ میں مال کی بڑھ چڑھ کر قربانی دی اُسی طرح بڑھ چڑھ کر باہر والوں نے بھی مالی میدان میں قربانی دی۔ ابھی دو چار دن کی بات ہے غانا سے یہ رپورٹ آئی ہے کہ وہاں ایک جلسے کے موقع پر جو چندہ اکٹھا ہوا ہے (وہاں جلسوں کے موقعوں پر جماعت کے عہدیدار اپنے چندے اکٹھے کرتے ہیں) وہ اس سے پچھلے سال کے مقابلے میں ۳۰ فیصد سے بھی زیادہ تھا۔ اسی طرح انگلستان کی جماعت ہائے احمدیہ کے چندوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ افریقہ کی ساری جماعتوں سے بھی یہی رپورٹیں آ رہی ہیں پھر امریکہ ہے اس کی بھی یہی رپورٹ ہے یورپ کی جماعتوں کی بھی یہی رپورٹ ہے اور یہ تو میں نے بتایا ہے ہمارے جہاد کا ایک معمولی سا حصہ ہے دوسرے میدانوں کے بھی جہاد ہیں۔ دوست خدمتِ دین کے لئے وقت دیتے ہیں اپنے بچوں کی تربیت کی طرف بھی توجہ دیتے ہیں تبلیغ کی طرف توجہ دے رہے ہیں۔ ساری دُنیا میں خدا کی راہ میں بڑی حقیر قربانیاں ہیں جو پیش کی جا رہی ہیں اور بڑی عظیم مقبولیت ہے جو ان قربانیوں کو حاصل ہو رہی ہے۔ افریقہ میں بہت سی جگہوں پر بڑی بڑی مساجد گزشتہ سال بن گئیں یا زیرِ تعمیر آ گئیں اور اگلے سال مکمل ہو جائیں گی۔ خود پاکستان میں باوجود اس کے کہ بعض جگہ عقل سے دور جو روکیں ہیں وہ ہماری راہ میں حائل کی جا رہی ہیں مگر خدا تعالیٰ توفیق دے رہا ہے اور خدا تعالیٰ کی اس توفیق کے نتیجہ میں جہاں جہاں ضرورتیں ہیں وہاں مساجد بن رہی ہیں۔

مساجد کے متعلق اس وقت ضمنی طور پر بات آ گئی ہے تو میں مختصراً بتا دوں کہ اصل مساجد وہ ہیں جن کے اندر مسجد کی رُوح پائی جاتی ہے اسی لئے قرآن کریم نے فرمایا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ (التوبۃ: ۱۰۸) یعنی وہ مسجد کہ جس کی پہلے دن سے تقویٰ پر بنیاد رکھی گئی ہے اور یہی تقویٰ مسجد کی رُوح ہے اس کے لئے منبر اور محراب گنبد اور مینار کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے جو سب سے زیادہ مطہر اور مقدّس مسجد ہے وہ وہ مسجد ہے جس میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ساری مدنی زندگی میں نمازیں پڑھتے رہے لیکن اس میں نہ کوئی محراب تھی اور نہ گنبد تھا اور نہ اس کے مینار تھے۔ کھجور کے درختوں کے ستون تھے کھجور کی ٹہنیوں اور پتوں کی چھت تھی جو بارش میں ٹپک پڑتی تھی لیکن اس کے باوجود اس مسجد

کی جو طہارت اور تقدیس ہے اس کا مقابلہ دُنیا کی کوئی اور مسجد نہیں کرسکتی۔

یہ ہے مسجد جسے اللہ تعالیٰ نے اَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ (الجن:۱۹) کہا ہے کہ مساجد کی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان ان مساجد کا مالک نہیں ہوتا اور نہ ہی قرآن کریم کی رو سے کسی شخص کو یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ مساجد کے دروازے موحّدین یعنی خدائے واحد و یگانہ کی عبادت کرنے والوں پر بند کردے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عیسائی وفد آیا اُن کی عبادت کا جب وقت آیا تو وہ باہر جانا چاہتے تھے۔ یہ عیسائیوں کے اُس فرقے کے لوگ تھے جو موحّدین تھے یعنی تثلیث کے قائل نہیں تھے۔ غرض آپ نے اُن سے فرمایا تمہیں باہر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ میری مسجد ہے اس میں تم اپنی عبادت کرلو چنانچہ اُنہوں نے وہاں عبادت کی۔ مسجد نبوی جو دُنیا کی سب سے زیادہ مقدس اور پاک مسجد ہے اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو عبادت کرنے کی اجازت دی اور اِس اسوۂ نبوی سے یہ ثابت ہوا کہ مساجد خدا کے گھر ہیں اور خدا کے گھر توحید باری کو قائم کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں اور مساجد کے دروازے موحّدین کے لئے ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ پس وہ مساجد جن کے اندر خدا کے فضل سے مسجد کی روح باقی ہے اور حیات بخش ہیں روحانی طور پر، ان مساجد کو محراب اور گنبد اور میناروں کی ضرورت نہیں ہوا کرتی۔

غرض مسجدیں عملاً مسلمانوں کی اجتماعی زندگی کی بنیاد ہوتی ہیں اور یہی اُن کی ایک بہت بڑی غرض ہے اس لئے جہاں بھی اور جو بھی مسجدیں بنیں وہ وہی حقیقی اور سچی مساجد ہیں جن کے متعلق خدا تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ یا اس کے طفیل اور اس کے تابع جو دوسری مساجد ہیں جو اسی کی نہج پر بنائی جائیں اور اسی ایثار کے جذبہ کے ساتھ بنائی جائیں یعنی کچھ لوگ اپنی غربت کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانیاں دیتے ہوئے خدا کا گھر اس لئے تیار کردیں تا کہ وہاں خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کی جاسکے۔

غرض باہر بھی اور یہاں بھی مالی قربانی کے علاوہ دوسرے میدانوں میں بھی جماعتِ احمدیہ نے بڑی قربانیاں دی ہیں مثلاً تبادلۂ خیال ہے۔ ہمارے ملک میں بھی اور باہر بھی جماعت کے متعلق ایک جستجو پیدا ہوچکی ہے۔ لوگ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آخر کیا وجہ ہے کہ ساری دُنیا

ہی اکٹھے ہو کر احمدیوں کے خلاف کھڑی ہوگئی ہے چنانچہ جب وہ نیک نیتی کے ساتھ تبادلۂ خیال کرتے ہیں تو ہزار ہا لوگ ہیں جو ہر سال جماعت احمدیہ میں داخل ہوتے رہتے ہیں اور بعض دفعہ تو شرم آتی ہے کہ ہمارے پاکستان میں بعض علاقوں میں ہزار ہا نئے احمدی ہو رہے ہیں اور اُن کو تبلیغ کرنے والے زیادہ تر خود نئے احمدی ہوتے ہیں اور جو پرانے احمدی ہیں وہ اس طرف پوری توجہ نہیں کرتے۔ وہ خدا تعالیٰ کے فضلوں کے حصول میں غفلت برت رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کو بیدار کرے اور اپنے فضل کے حصول کے سامان اُن کے لئے بھی پیدا کرے۔

یہ ہے مخلصین کی جماعت جو اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند کے لئے تیار کی جس کے لئے آپ نے بڑے پیار سے ’’ہمارا مہدی‘‘ کے الفاظ فرمائے تھے گویا یہ جماعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مہدی کی جماعت ہے اُس مہدی کی جس نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت کی کامل پیروی میں اور آپ کی بشارات کے مطابق خدا تعالیٰ سے جو معلّم حقیقی ہے، علمِ قرآن سیکھا اور روحانی اسرار سیکھے اور آج کی دُنیا کے جو مسائل تھے اُن کو حل کرنے کے لئے جن علوم کی ضرورت تھی وہ سیکھے۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور اپنی رحمت سے مہدی معہود علیہ السلام کے لئے جماعتِ احمدیہ کو قائم کیا لیکن جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا رہا ہے الٰہی سلسلوں میں منافقین کی ایک جماعت بھی موجود رہتی ہے جس کے بہت فوائد ہیں۔ منافقین کے وجود کے نتیجہ میں جماعت کا وہ حصہ جو زندہ اور بیدار ہوتا ہے اور خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والا اور خدا تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرنے والا ہوتا ہے، اُسی پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

ہم میں بھی منافقین ہیں لیکن ہمیں خدا نے یہ کہا ہے کہ تم فراست سے کام لو اور بیدار ہو کر اور اللہ تعالیٰ پر توکل رکھتے ہوئے اُن کے فتنوں سے بچنے کی کوشش کرتے رہا کرو لیکن توکل اللہ پر رکھو۔ اگر تم خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والے ہو گے تو جس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے معاندین کے شر سے الٰہی سلسلوں کو محفوظ کیا جاتا ہے اُسی طرح نفاق کے جو شر ہیں، اُن سے بھی الٰہی سلسلوں کو محفوظ کیا جاتا ہے اور اُن سے حفاظت کی جاتی ہے لیکن اس کے لئے یہ ضروری ہے کہ جماعت اُن ذمہ داریوں کو نباہنے والی ہو جو ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ نے نفاق سے

بچنے کے سلسلہ میں مخلصین کے کندھوں پر ڈالی ہوتی ہیں۔

پس ہمارا فرض ہے کہ فساد سے بچتے ہوئے، قانون کی پابندی کرتے ہوئے ایسی راہیں اختیار کریں جو قرآنِ کریم نے ہمارے سامنے رکھی ہیں تا کہ ہم جماعت کو منافقین کے شر سے محفوظ رکھ سکیں۔ یہ کام اللہ تعالیٰ ہی کے فضل کے ساتھ ہوسکتا ہے کیونکہ آخری کامیابی خدا کے فضل اور رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہے بہرحال یہ سانپ تو ہمارے ساتھ لگا ہوا ہے اور ہمیشہ ڈسنے کی کوشش کرتا رہتا ہے لیکن خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا ہے کہ اگر ہم اُس کے دامن کو نہیں چھوڑیں گے تو خدا کا فضل ہمیں اس سے محفوظ کر دے گا۔

دراصل میں اس وقت جماعت کی مالی قربانیوں کا ذکر کر رہا ہوں جس کے نتیجہ میں میرا دل خدا کی حمد اور اس کے پیار سے معمور ہے اور احبابِ جماعت کے دل بھی اس کی حمد سے معمور ہونے چاہئیں۔

دیکھو ساری دُنیا نے پہلے سے زیادہ ہمیں دھتکارا، پہلے سے زیادہ ہمیں بُرا بھلا کہا پہلے سے زیادہ ہمارے خلاف جھوٹ اور بہتان باندھا گیا پہلے سے زیادہ ہمیں دُنیا میں بدنام کرنے کی کوشش کی گئی لیکن خدا تعالیٰ نے پہلے سے کہیں زیادہ ہم پر اپنے فضلوں کو نازل کیا اور جماعتِ احمدیہ کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے جن راہوں پر اُس نے چلایا تھا اور درحقیقت وہ ایک ہی راہ ہے یعنی غلبۂ اسلام کی شاہراہ۔ اس شاہراہ پر ہماری حرکت کو سست نہیں ہونے دیا بلکہ جو گزرا ہوا سال ہے اُس میں بھی ہماری حرکت شاہراہ غلبۂ اسلام پر زیادہ شدت اور تیزی کے ساتھ آگے بڑھتی رہی ہے اور ہم اُمید رکھتے ہیں اپنے رب سے اور ہم دعائیں کرتے ہیں اپنے رب سے اور اسی پر ہمارا توکل اور بھروسہ ہے کہ آنے والے سال میں بھی وہ ہمیں پہلے سے زیادہ اپنی محبت اور پیار اور اپنی رضا سے نوازتا رہے گا اور ہمیں اپنی آخری کامیابی کے زیادہ قریب کر دے گا جو سال بسال نسبت ہے اس لحاظ سے بھی زیادہ قریب کر دے گا تا کہ وہ دن ہم اپنی آنکھوں سے دیکھنے والے ہوں جس دن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی پر ہر انسان گواہی دینے لگے اور خدائے واحد ویگانہ کا جھنڈا ہر گھر کے اوپر ہمیں لہراتا ہوا نظر آنے لگے۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو اور خدا کرے کہ ہم اپنی کسی غفلت اور کوتاہی کے نتیجہ میں اُس کی

ناراضگی کو مول لینے والے نہ بن جائیں بلکہ ہمیشہ ہی اُس کے پیار کے جلوے، اُس کی رضا کے جلوے اور اس کی متضرعانہ قدرتوں کے جلوے ہم پر ظاہر ہوتے رہیں اور جس غرض کے لئے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تھا یعنی یہ کہ ساری دُنیا کو اُمتِ واحدہ بنا دیا جائے اور یہ غرض آپ کے روحانی فرزند مہدی معہود علیہ السلام کے زمانہ میں پوری ہونی تھی۔ خدا کرے کہ یہ غرض اور یہ مقصد جلد حاصل ہو جائے اور نوعِ انسانی کو امن اور آشتی کی زندگی گزارنے کا موقع میسر آ جائے۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْنَ۔

(روزنامہ الفضل ربوہ ۲۲؍جون ۱۹۷۶ء صفحہ ۲ تا ۴)

۞۞۞